یوم چہارشنبہ

جلد ۳۵ | ۸ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۱۴ صفر ۱۳۶۶ھ | ۸ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور شدید کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب کا لڑکا جعفر احمد بدستور بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج دوپہر کو ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب محلہ دارالعلوم نے اپنے لڑکے عبدالسمیع صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔
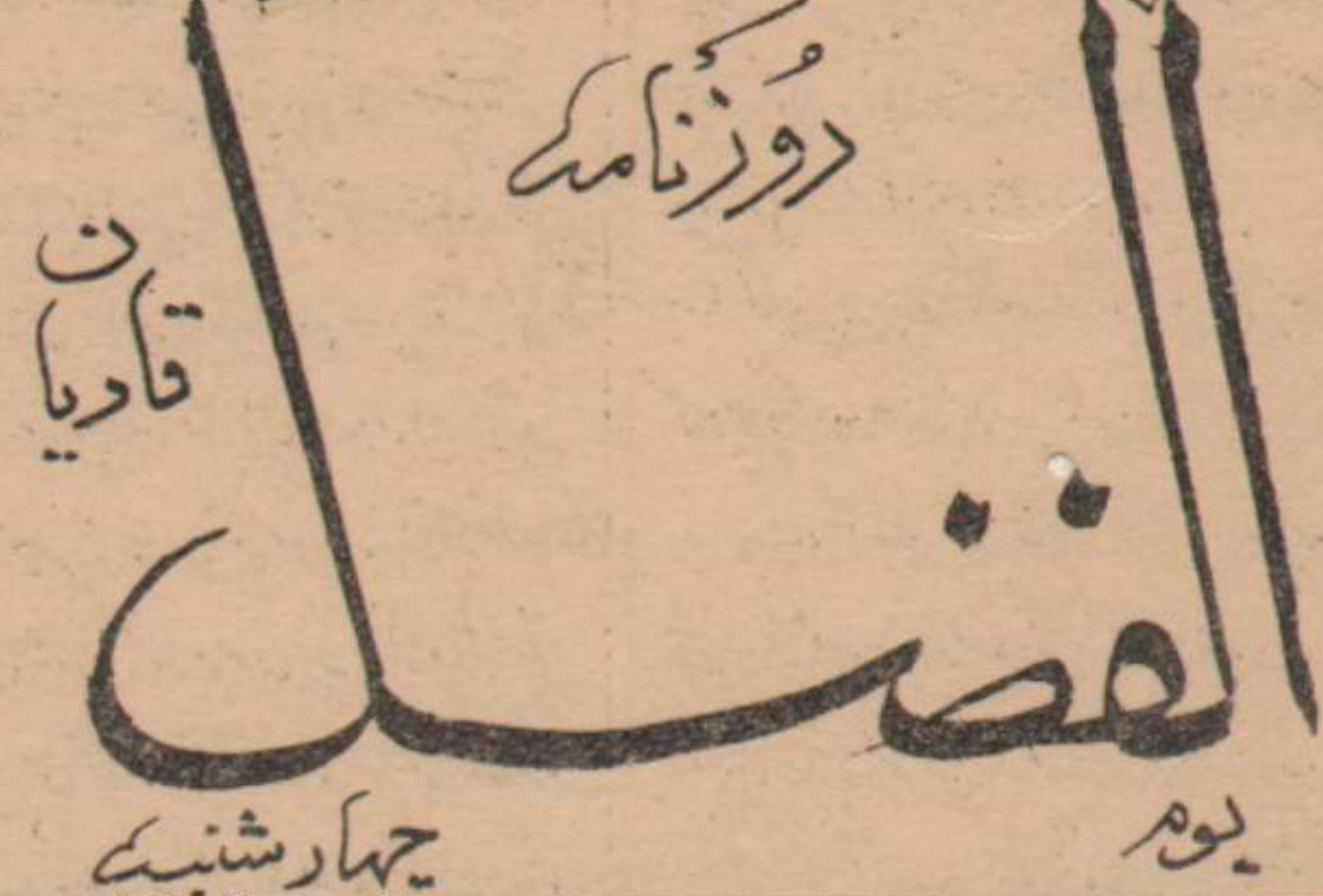
کانگرس کمیٹی کا ریزولیوشن بے معنی ہے

آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو ریزولیوشن کانگرس ورکنگ کمیٹی کی سفارش پر پاس کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگرس نے عملاً اپنی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کیونکہ جہاں بظاہر اس ریزولیوشن کے ذریعہ ۶ نومبر کے بیان کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وہیں یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ

"مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کسی صوبے کو مجبور کیا جائے۔ یا پنجاب کے سکھوں کو مشکلات میں پھنسا دیا جائے۔ اگر جبر سے کام لیا گیا۔ تو کسی صوبے یا اس کے کسی حصہ کو یہ حق ہوگا۔ کہ وہ ایسا قدم اٹھائے جو عوام کی خواہشات کی تکمیل کرتا ہو وغیرہ وغیرہ

اس سے صاف نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ کانگرس اس مصیبت کو جو لیگ کے مقاطعہ کی وجہ سے اس پر نازل ہوئی تھی۔ اب خود اسی مصیبت کو لیگ پر الٹ دینا چاہتی ہے۔ یعنی جنگ تو جاری رہے گی۔ مگر محاذ کانگرس کے گھر کی بجائے لیگ کے گھر میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اور خود تو الف گروپ کا آئین آرام سے اپنا رد کٹ ٹوک بنا سکے گی۔ مگر (ب) اور (ج) گروپوں میں ہنگامہ آرائی بپا کی جائے گی۔ بے شک یہ چال بڑی ہوشیاری کی چال ہے۔ مگر ایسی نہیں جس کو دوسرے نہ بھانپ جائیں چنانچہ نوائے وقت لکھتا ہے۔

"اگر کانگرس فی الواقعہ اس امر کی خواہاں ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہے۔ تو اسے یہ مضحکہ خیز پوزیشن چھوڑ دینی چاہیئے۔ کہ ہندوؤں کی سب سے بڑی جماعت جو واقعی ہندوؤں میں مقتدر اور باوقار ہے۔ خود تو ایک اصول ماننے کا اقرار کرتی ہے۔ مگر اپنی ایک شاخ یا اپنے پیروؤں کے ایک گروہ کو اس اصول کے خلاف بغاوت کا حق دیتی ہے"۔

معلوم ہوتا ہے کہ کانگرسی لیڈروں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ دستور ساز اسمبلی میں لیگ کی شمولیت کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح لیگ کو اسمبلی میں کھینچ لایا جائے۔ اور پیدا شدہ بحران کو ختم کیا جائے جس کا الزام دنیا کے تمام سمجھدار سیاسی حلقوں کی طرف سے کانگرس پر عائد کیا جا رہا ہے۔

اپنی تجویز میں کانگرس کا صوبوں یا کسی گروہ کے لئے بغاوت کی گنجائش رکھنا صریحاً اس بات پر دال ہے۔ کہ دراصل کانگرس نے نہ ۱۶ مئی کے اعلان کو مانا ہے۔ اور نہ ۶ نومبر ہی کے اعلان کو اور اپنی تجویز میں اس نے ایسی شرط رکھی ہے۔ جو ان اعلانات کے الفاظ و معنی کے بالکل منافی ہے۔ اور سراسر ایک علیحدہ چیز ہے۔ اس لئے کانگرس خواہ کیسے ہی زور وشور سے اس امر کا اعلان کرے۔ کہ اس نے ۶ دسمبر کے بیان کو من وعن بلا شرط قبول کر لیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اسے بلا شرط ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کانگرس نے ہندوستان کے سیاسی حالات کو بہتر بنانے کے لئے کوئی واقعی قدم اٹھایا ہے

اگر کانگرس دنیا کی نظروں میں خاک جھونکنا چاہتی ہے۔ تو اس کی یہ بات خود فریبی سے کسی طرح کم نہیں۔ کیونکہ امریکن اور برطانوی دنیا سیاسی چالوں میں ان سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سال آگے ہے۔ اس طریق کے اختیار کرنے سے کانگرس ملک و قوم کو کوئی حقیقی فائدہ نہیں پہنچا رہی۔ جب اس کو معلوم ہے۔ کہ آخر اپنے مُنہ کانے پر آنا ہی پڑے گا۔ تو کیوں اس طرح تضیع اوقات کر رہی ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے۔ کہ کانگرس ہندوستان کی جلد آزادی کے لئے اتنی بے چین نہیں جتنی مسلم لیگ کو کچلنے کی آرزومند ہے۔

افسوس ہے ہندوستان کے وہ لیڈر جن پر اس کو ناز ہونا چاہیئے تھا۔ ایسے اہم تاریخی وقت پر ایسی ذہنیت کا مظاہرہ کرنے سے باز نہیں آتے۔ جو حقیقتاً ہندوستان کی پستی وغلامی کا باعث ہے۔ تعجب ہے کہ گاندھی جی نے بھی ان لیڈروں کو کوئی صحیح مشورہ نہیں دیا۔ بلکہ آسام اور سکھوں کی بغاوت کا مشورہ دے کر ان کو ایک نہایت خطرناک راستہ پر ڈال دیا ہے۔

کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن کی نامعقولیت کے متعلق ہم نے اوپر نوائے وقت کی رائے درج کی ہے۔ اس رائے کو جانبدارانہ خیال کر کے شائد قابل توجہ نہ سمجھا جائے۔ لیکن امر واقعی یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے غیر جانبدار پریس کی رائے بھی تقریباً یہی ہے۔ چنانچہ سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے کہ "یہ ریزولیوشن صرف اس بات کا اظہار ہے کہ کانگرس نے معاندانہ سپرٹ میں کیبنٹ مشن کے بیان کے متعلق برطانوی گورنمنٹ کے نقطۂ نظر کو قبول کیا ہے۔ اور اس ریزولیوشن کی غرض صرف اتنی ہے۔ کہ وہ لوگ جو خیال کرتے ہیں کہ انہیں اس نقطۂ نظر سے نقصان پہنچے گا۔ ان کو اپنی امداد کا یقین دلایا گیا ہے۔ کیا لیگ کو یہ بات دستور ساز اسمبلی کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ نہیں۔ اگر لیگ کے شکوک قائم رہیں تو اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہوگا"

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۷ ماہ صلح۔ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا۔ دنیا میں ہر چیز کے کئی نقطہ نگاہ ہوتے ہیں۔ اگر ایک چیز کو ایک جہت سے دیکھیں تو اسکی ایک شکل نظر آئے گی۔ اور دوسری جہت سے دیکھنے سے دوسری شکل نظر آئے گی۔ یورپ میں ہر سال پیدائش کے دن بہت خوشی منائی جاتی ہے۔ اور تحفے تحائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ دن سالگرہ کہلاتا ہے۔ بادشاہوں اور امیروں کی سالگرہیں تو نہایت شان و شوکت سے منائی جاتی ہیں۔ اور ان کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہم اس دن کو یاد کرتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوا اور وہ کیا ہی مبارک تھا۔ آج اسکی عمر میں ایک سال کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ لیکن ایک نقطۂ نگاہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اب اس کی عمر میں سے ایک سال اور کم ہو گیا ہے۔ ہم عمر کو دونوں طرف سے گن سکتے ہیں۔ پیدائش کی طرف سے بھی اور موت کی طرف سے بھی چونکہ موت کی تاریخ معین نہیں ہوتی۔ اس لئے اس طرف لوگوں کی زیادہ توجہ نہیں ہوتی۔ جس طرح پیدائش کے دن کی یاد ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ موت کے دن کا قرب بھی ہمارے احساسات کو برانگیخت کرنے کا موجب ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں یہ فکر دامنگیر ہونی چاہیئے۔ افسوس کہ ہماری عمر کا ایک سال اور رائیگاں گذر گیا۔ جس میں ہم نے کچھ نہ کیا۔ آنے والا زمانہ تو بہر حال آئے گا۔ اور کسی نہ کسی طرح اسے گذار ہی لیا جائیگا۔ لیکن وہ زمانہ جو گزر گیا۔ اور اسمیں ہم نے کچھ نہ کیا۔ اس کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور جو کوتاہی ہوئی۔ اس کا ازالہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک شخص جو سٹیشن پر گاڑی کی روانگی سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ اسے تو فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اس کی انتظار کی گھڑیاں آخر ختم ہو جائینگی۔ اور وہ گاڑی پر سوار ہو جائیگا۔ لیکن اس شخص کے لئے بڑے فکر کی بات ہے۔ جو گاڑی کی روانگی کے بعد سٹیشن پر پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس سے گاڑی چھوٹ چکی ہوگی۔ اور اسے اب ایک نئی مصیبت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور اسے یہ فکر دامنگیر ہوگی کہ اب اس مصیبت سے نکلنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

پس آنے والی زندگی کے متعلق فکر کی ضرورت نہیں۔ وہ تو بہر حال آ ہی جائیگا۔ لیکن فکر اس بات کی ہونی چاہیئے۔ کہ میری اتنی عمر گذر گئی۔ اور اس میں میں نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اچھا کام عمر سے والبستہ نہیں ہوتا۔ ہر عمر میں آدمی اچھے کام کر سکتا ہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ بسا اوقات چھوٹی عمر میں صحابہ نے ایسے عظیم الشان کام سرانجام دیئے۔ کہ بڑی عمر والے صحابہ اپنی ساری عمر میں بھی نہ کر سکے۔ بعض چھوٹی عمر کے نوجوانوں نے ایسے اہم اور عدیم المثال کام کئے۔ جنہیں بڑے بھی نہ کر سکے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ جن کی دانائی کے قصے یورپ کے بچے بچے کی زبان پر ہیں۔ اور آپ کی حکمت عملی کا نتیجہ ہی تھا۔ کہ کوفہ کے یورش پسند لوگ آپ کے زمانہ قضا میں چوں تک نہ کر سکے۔ وہ ۱۹ سال کی عمر میں کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے تھے۔ حضرت اسامہ بن زید کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ جبکہ آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلامی لشکر کا جرنیل مقرر فرمایا تھا۔ جس میں حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسے سن رسیدہ بزرگ بھی شامل تھے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ کام کرنے کے لئے عمر کی شرط نہیں ہوتی۔ اللہ تعالے جب چاہے کام لے سکتا ہے۔ بسا اوقات آدمی بڑھاپے میں جب اپنی گذشتہ زندگی کے کارناموں پر غور کرتا ہے۔ تو زمانہ طفولیت میں اس نے بعض ایسے عظیم الشان کام کئے ہوتے ہیں۔ کہ اپنی ساری بقیہ عمر میں ویسا عظیم الشان کام وہ نہ کر سکا تھا میں جب چھوٹی عمر کے کاموں پر نظر دوڑاتا ہوں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر میں نے کیا تھا۔ اور وہ عہد اور عزم جو اس وقت حضور کے سرہانے کھڑے ہو کر میں نے کیا تھا۔ کہ اگر ساری جماعت بھی مرتد ہو جائے۔ تو میں اس کام کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے تھے پورا کر کے رہوں گا۔ ایسا عظیم الشان تھا۔ کہ اسکی مثال میری بعد کی زندگی میں نہیں ملتی۔ اور جس قدر سرور اور خوشی مجھے ان فقرات سے ہوتی ہے۔ کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ پس حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالے جب بھی کسی سے کام لینا چاہے۔ لے لیتا ہے۔ صرف آدمی میں درد اور جوش پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ افسوس میں نے اپنی عمر کا کثیر حصہ رائیگاں گزار دیا۔ مجھے اب کچھ دنیا کو کر کے دکھانا چاہیئے۔ ورنہ میری زندگی عبث ہے۔

سالگرہ پر بے شک لوگ خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم ایک سال اور بڑھ گئے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ موت کے زیادہ قریب ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور سالگرہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب ان کی اس عمر میں سے جس میں انہوں نے اپنے دشمن کو شکست دینی تھی۔ اور ایک سال کی اور کمی ہو گئی ہے۔ اس موقعہ پر ایک مومن کا دل پھڑک اٹھنا چاہیئے۔ کہ کیا میں نے فی الواقع اس ایک سال میں دشمن کو شکست دی ہے۔ اور اگر نہیں تو اس کے لئے مقام خوف ہے۔ کہ اس کے سب تیر رفتہ رفتہ ختم ہو رہے ہیں۔ مگر اس کا دشمن ابھی زندہ وسلامت ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ اور اس نئے سال سے انہیں یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ وہ عمر جس میں انہوں نے اپنے حریف کو شکست دینی تھی

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کی شدید علالت
اور
درخواست دعاء

حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کو کل شام سے تکلیف میں اضافہ ہے۔ کہنی اور پاؤں کے جوڑ میں شدید درد رہا۔ اور اس کے ساتھ گردہ میں بھی۔ گذشتہ رات ایک منٹ کے لئے بھی سو نہیں سکے۔ اس وقت شام کو قدرے افاقہ ہے۔

ایک اور مجاہد دین کی روانگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مکرمی جناب میر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی مشرقی افریقہ کے لئے ۹ رجنوری ۱۹۴۶ء کو بروز جمعرات پونے تین بجے کی گاڑی سے قادیان دارالامان سے روانہ ہوں گے۔ اور پھر لاہور سے بذریعہ پنجاب میل بمبئی روانہ ہو جائیں گے۔ احباب جماعت ان کی خیر و عافیت کے ساتھ اپنے منزل مقصود پر پہنچنے کی اور ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل التجارت التحریک جدید قادیان)

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کی کامیاب و کامران واپسی
اھلاً و سھلاً و مرحبًا

قادیان ۷ ماہ صلح۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ٹرین سے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر گیارہ سال تک جنوبی افریقہ میں کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ سٹیشن پر بزرگان سلسلہ اور کثیر احباب نے آپکا پرخلوص خیر مقدم کیا ہم تہ دل سے جناب مولوی صاحب کی خدمت میں دیار حبیب میں واپسی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ (مفصل آئندہ)

درخواست دعا: مکرم شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ لاہور میں حبس البول کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

عقل اور الہام ——— تاریخی روشنی میں

تاریخ سے ثابت ہے کہ جب بھی لوگوں نے انسانی عقل کے تجویز کردہ نظام کو قبول کیا۔ جلد یا بدیر ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور جس نظام کو قائم کرنے کے لئے انہوں نے قتل و غارت کا بازار گرم کیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی کو مٹانے کے لئے انہیں پہلے سے زیادہ قربانی پیش کرنی پڑی۔ جب کیتھولک چرچ کی قدامت پسندی انتہا کو پہنچ گئی۔ اور آبا پرستوں نے ہر نئی تحقیق کو مذہب کے خلاف قرار دے کر دبانا چاہا۔ تو عقل کے پجاریوں نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ایک نیا فرقہ عالم وجود میں آیا۔ جس نے ہر پرانی چیز کو مٹانا چاہا۔ حتیٰ کہ مذہب کو بھی ترقی میں روک سمجھ کر اس کا بھی قلع قمع کرنے کی کوشش کی۔ اور آزادی رائے کا پرچار شروع ہوا۔ چونکہ یہ آزادی بالکل بے قید تھی۔ کسی شخص کے خیال پر کوئی پابندی نہ تھی۔ ہر شخص کا اپنا قانون اور الگ شریعت تھی۔ اس لئے اس کے خراب نتائج رفتہ رفتہ لوگوں کو محسوس ہونے لگے۔ تمدن کے قیام کے لئے جس وحدت فکر کی ضرورت تھی۔ وہ مفقود ہونی شروع ہوئی۔ اور ایک خوفناک انتشار خیال رونما ہوا۔ ان حالات نے ذہنوں کو پھر انقلاب پر آمادہ کیا۔ اور جمہوریت نے آمریت کے لئے جگہ خالی کر دی۔ جرمنی اور فرانس میں ہٹلر اور نپولین جیسے جبار اور سخت گیر انسان پیدا ہوئے۔ جنہوں نے حریت فکر کو بالکل کچل کر رکھ دیا۔ ایک ہی انسان تمام سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا گیا۔ اور عقل و استدلال کے شیدائی بھیڑیں اور بکریاں بن کر رہ گئے۔ جن کا مشورہ بے وقعت تھا۔ اور رائے ٹھکرا دینے کے قابل۔ اس قسم کے انقلابات دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف اوقات میں آئے۔ اگرچہ ان کی نوعیتیں جدا جدا تھیں لیکن ایک چیز ان سب میں مشترک دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جب عوام کسی نظام سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ تو وہ اس کی ہر چیز کو ختم کر دینے کے لئے ہر قسم کے ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ جذبات کی برانگیختگی میں وہ اپنا دماغی توازن قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور اعتدال کے راستہ کو چھوڑ کر انتہا پسند بن جاتے ہیں۔ ان کی قوت فیصلہ اس قدر ماؤف ہو جاتی ہے کہ وہ اچھے اور بُرے میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور ہر اس چیز کو جو پرانی ہو صرف اس لئے مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں کہ وہ پرانی ہے۔

جب زار روس کا ظلم حد سے تجاوز کر گیا۔ تو رعایا نے اس کے خلاف سازشیں شروع کیں۔ اور حکومت کا تختہ الٹ دینے کی تدابیر سوچی جانے لگیں۔ پہلے پہلے خفیہ اور پھر علانیہ عوام کو انقلاب کے لئے ابھارا گیا۔ زار اپنی طاقت کے نشہ میں چور تھا۔ حالات کا صحیح اندازہ نہ کر سکا اور بجائے عوام کے مطالبات کو پورا کرنے کے سختی پر اتر آیا۔ انقلابیوں کے لئے یہ اچھا موقعہ تھا۔ انہوں نے عوام کو مشتعل کر کے حکومت کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا۔ آخر کئی مراحل کے بعد ۱۹۱۷ء میں انقلاب مکمل ہو گیا۔ اور مزدوروں کی حکومت قائم ہو گئی۔ بلوائیوں نے یا صحیح الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ سودائیوں نے جس قسم کے وحشیانہ اور اخلاق سوز جرائم کا ارتکاب کیا۔ انسانیت اس کے تصور سے کانپ اٹھتی ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ انسان نہ تھے بلکہ کوئی ایسی مخلوق تھی۔ جس میں نیکی اور شرافت نام کو نہ تھی۔ شیطان نے اپنے سارے اختیارات کلی طور پر ان کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اور وہ لوگ انہیں آزادانہ استعمال کر رہے تھے۔ ایسے تھے موجودہ اشتراکیت کے پہلے معمار۔ جنہوں نے پہلے نظام کے تمام کل پرزوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اور کہا مذہب سرمایہ داری کا حامی ہے۔ اس لئے اسے دفن کر دینا چاہیئے۔ انفرادی جائداد سے سرمایہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اسکو بھی ختم کر دینا چاہیئے۔ ریاست (State) بھی ظلم کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے یہ بھی مٹا دینی چاہیئے۔ غرضیکہ ان جدت پسندوں نے ان تمام چیزوں کو جو سرمایہ دارانہ نظام میں موجود تھیں ایک ایک کر کے مٹانے کا تہیہ کر لیا۔ قطع نظر اسکے کہ وہ مفید ہیں یا مضر۔ اور ایک ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ جو لامذہب باختہ اخلاق اور بے دست و پا انسانوں پر مشتمل ہے۔

پس تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ انسانی عقل نے کبھی بھی ایسا روحانی و تمدنی نظام قائم نہیں کیا۔ جسکو اپنے آغاز میں بھی بے عیب کہا جا سکے۔ بلکہ اسکے برعکس عقل نے ہمیشہ افراط اور تفریط کی طرف مائل ہو کر نسل انسانی کو بھٹکایا۔ اور صراط مستقیم سے ہٹایا ہے۔ خصوصاً موجودہ ترقی یافتہ زمانے میں اسکی ضلالتیں سورج کیطرح نمایاں ہو چکی ہیں۔ اس لئے آئندہ کسی بھلائی کی امید رکھنا آزمائے ہوئے کو آزمانا ہے۔

تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی انسانوں کو راہ نمائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے بعض لوگوں کو ہدایت دے کر ان کی طرف بھیجا۔ یہ برگزیدہ انسان دنیا کے تمام حصوں میں اور ہر زمانے میں پیدا ہوئے۔ اور ان کے ذریعہ بندگان خدا کو ایسے اصول سمجھائے گئے۔ جن پر عمل کر کے انہوں نے نہ صرف دنیا میں امن پایا۔ بلکہ آخرت میں بھی دائمی راحت کے مستحق ٹھہرے۔ اگرچہ بعض نادانوں نے انکا مقابلہ کیا۔ اور درپئے آزار ہوئے۔ لیکن آخرکار حق غالب آیا۔ اور باطل کو ذلت و ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑا۔ یہ رُوحانی مصلحین الہام یافتہ تھے۔ اور ان کی تعلیم ان کے خود ساختہ اصول نہ تھے۔ بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ آسمانی ہدایت تھی۔ جس میں نہ کسی کی ناجائز طرفداری تھی۔ اور نہ ان کی حق تلفی۔ اس لئے اس کے ذریعہ ظلم کی بجائے انصاف اور بے امنی کی جگہ امن قائم ہوا۔ ظلم بھی دو قسم کا ہوتا ہے ایک بندوں کا بندوں پر اور دوسرا بندوں کا خدا پر۔ جو ظلم عظیم ہے۔ اور جسے مذہبی زبان میں شرک کہتے ہیں۔ خدا کے یہ فرستادہ ظلم کو کلیتہً مٹا دیتے ہیں۔ اور اسکے ہر رگ و ریشہ کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام ایسے وقت میں مبعوث ہوئے۔ جبکہ فرعون ایک طرف خدائی کا مدعی تھا۔ اور دوسری طرف رعیت کو کمزور کرنے کے لئے کئی حصوں میں تقسیم کئے ہوئے تھا۔ تاکہ وہ متحد ہو کر اسکی حکومت کے لئے خطرہ نہ بن جائیں۔ خصوصاً اسرائیلیوں سے بیگار کا کام لینا۔ ان کو ذلیل کرنا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کروانا اور ان کو ہر طرح کچلنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایسے خوفناک وقت میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے کو مامور کیا۔ اور اپنے مقصد کو یوں ظاہر فرمایا۔ کہ "ہمارا ارادہ یہ تھا۔ کہ ہم کمزور سمجھے جانے والوں پر احسان کریں۔ اور ان کو اقوام کا پیشوا اور زمین کا مالک بنا دیں۔ اور فرعون اور اسکے ساتھیوں کو خوفناک نظارہ دکھائیں"۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کو سمجھایا۔ لیکن وہ متکبر اور مغرور انسان ان کی بات کو کیسے مان سکتا تھا۔ آخر وہ بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے اپنے لاؤ لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔ اور ذلیل سمجھی جانے والی قوم موعود زمین پر قابض ہو گئی۔ اور ذوالعرش خدا کا ارادہ پورا ہوا۔

اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوم مذہبی، سیاسی، تمدنی اور معاشرتی اعتبار سے اپنی ہمعصر اقوام سے صدیوں پیچھے تھی۔ آپؐ نے خدا کے حکم سے کچھ صالح اور نیک سیرت انسانوں کو جمع کیا۔ آسمانی کتاب کا درس دے کر ان کی تربیت کی۔ اور کچھ اس طرح تیار کیا۔ کہ چند ہی سالوں میں وہ ساری دنیا کے استاد بن گئے اور ان کے اخلاق بے نظیر تھے۔ ان کی باہمی ہمدردی قابل تقلید تھی۔ اور ان کی سیاست ... اقوام عالم کے سیاستدانوں کو محو حیرت کئے ہوئے ہے۔ قوانین کا جو مجموعہ آپ کے ذریعہ بنی آدم تک

پیغام وہ اتنا جامع اور اس قدر مکمل ہے کہ تیرہ صدیوں سے بے خلل چلا آتا ہے۔

انبیاء کے حالات کا مطالعہ کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کامیابی ظاہری سامانوں سے نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ تو وہ بالکل بے سروسامان ہونے کی حالت میں غالب آجاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اگرچہ کچھ اسباب بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اصل کامیابی اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ہوتی ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کے لئے صرف اتنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ہر قسم کی مشکلات اور روکوں کے باوجود ادا کرتے رہیں۔ اس راستے میں جان مال۔ عزت اور جذبات کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔ اور الٰہی احکام کو اپنے اوپر پوری طرح نافذ کرلیں۔ جب ان کی حالتوں میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور طوفانوں زلزلوں۔ قحطوں وباؤں۔ جنگلوں اور دوسری انواع و اقسام کی مصیبتوں کی صورت میں ظاہر ہوکر ظالم طبع انسانوں کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور وہ کمزور مگر عدل و انصاف قائم کرنے والی جماعت دیکھتے ہی دیکھتے زمین کی وارث۔ اور قوموں کی پیشوا بن جاتی ہے لیکن وہ طاقت حاصل کرکے جبر و استبداد کا طریق اختیار نہیں کرتی۔ بلکہ اس تربیت یافتہ جماعت کا ہر فرد ایک طرف بنی نوع کا حقیقی ہمدرد ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا کے ہر حکم پر بے اختیار جھک جاتا ہے۔ اور اپنے خدا کے حضور خاک پر سر بسجود ہوتا ہے۔

جیسی الہام کے ذریعہ بھی ایک قسم کا انقلاب رونما ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ روحانی رفعت حاصل ہوتی ہے عقل جلا پاتی ہے۔ اخلاق میں خوبصورتی اور چلن میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ تمام فطری اور طبعی تقاضے انتہائی توازن اور تناسب سے پورے ہوتے اور نشوو نما پاتے ہیں۔ اس وقت دنیاداروں کے سامنے دونوں نظام موجود ہیں۔ وہ بھی جس کی بنیاد انسانی عقل پر ہے جس کا پہلا اصول خدا اور مذہب سے بغاوت ہے۔ جس کے قیام کی وجہ ایک طبقے سے دشمنی اور تعصب ہے۔ اور وہ بھی جس کا سرچشمہ خدائے علیم و خبیر کا پاک کلام ہے۔ جو عقل و فطرت کی دستگیری کرتا ہے۔ جس کے ذریعہ حقیقی امن اور صلح کا قیام ہو سکتا ہے۔ جس میں امیر و غریب ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہر عقلمند انسان کا فرض ہے کہ وہ تجربہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نظام کو قائم کرنے کی کوشش میں لگ جائے جس کی داغ بیل خدا تعالیٰ کی خاص مشیت سے ڈالی گئی ہے اور جس کی تائید وہ اسی طرح فرما رہا ہے۔ جس طرح اسکی ہمیشہ سے سنت رہی ہے۔ خاکسار [illegible]

مخالفین احمدیت —— اور —— الوالعزم مصلح موعود ایدہ اللہ الودود

کفر کی متحدہ کوشش

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا طائرانہ نگاہ سے بھی مطالعہ کریں۔ تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح تمام جماعت پر مصائب و تکالیف بھیانک اور کریہہ صورتوں میں نمودار ہوئیں اگر ایک طرف احرار نے اپنے تمام سازوسامان کے ساتھ حملہ کیا۔ اور اس مقدس سلسلہ کی تخریب کے درپے رہے۔ تو دوسری طرف منافقین کی جماعت جو ہمیشہ انبیاء کے ساتھ رہی ہے۔ اس نے بھی سر نکالا۔ اور اس موقعہ کو غنیمت جان کر اپنی دیرینہ دشمنی کا برملا ثبوت دینے لگے۔ پھر جمعیۃ العلماء بھی جو اس وقت تک بالکل خاموش تھی۔ میدان میں آ کودی اور مسلمانانِ عالم کے قلوب میں اپنی آتش بیانیوں سے اس امر کا جوش پیدا کیا۔ کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے۔ جس کو کچلنا ہر مسلمان کا فرضِ اولین ہے۔ اور سعادت دارین سے کم نہیں۔ پھر غیر مبائعین جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے دیرینہ حاسد ہیں۔ جن کی آنکھوں میں حضور کی ہر ترقی ہر عروج اور ہر بلندی خار بن کر کھٹکتی رہتی ہے۔ انہوں نے بھی خیال کیا کہ جماعت احمدیہ کے کچلنے کا سہرہ اغیار کے سر کیوں رہے۔ اس فتنہ میں پیش پیش ہونا تو ہمارا فرض منصبی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تمامتر مساعی کو مخالفت میں صرف کر دیا۔ غرضیکہ تمام خفیہ مخالف طاقتیں بیدار ہوگئیں۔ اور الکفر ملۃ واحدۃ کا نظارہ دنیا کے سامنے پیش ہوگیا۔

غرضیکہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے زمانہ میں ہمیں لاتعداد ایسے واقعات نظر آتے ہیں۔ جو اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔ کہ اگر کسی وقت ایک مخالف گروہ نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کی ٹھانی۔ تو باقی مخالف انجمنوں اور سوسائٹیوں اور گروہوں نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ان مخالفتوں کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں کتنے لطیف پیرایہ میں فرماتے ہیں:۔

”غرض ہر قوم نے آج چاہا۔ کہ ہمیں کچل دے۔ ایک طرف دنیا کی تمام طاقتیں احراری بھی ہیں۔ پیرزادے بھی ہیں۔ جمیعۃ العلماء بھی ہیں۔ اہلحدیث بھی ہیں۔ دیوبندی بھی ہیں۔ قادیان کے منافق بھی ہیں۔ قادیان کے بعض آریہ اور سکھ بھی ہیں۔ پھر آریہ اخبارات بھی ہیں۔ پادری بھی ان کے ہمنوا ہیں۔ شاعر اور فلاسفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔ سیاستدان بھی ان کے ساتھ ہیں۔ عہدہ دار بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور حکومت بھی اپنا زور ان کی تائید میں خرچ کر رہی ہے۔ گویا دنیا اپنی تمام طاقتیں احمدیت کے کچلنے پر صرف کرنے کے لئے آمادہ ہو رہی ہے۔ مگر ہم کیا ہیں ہم وہی ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا۔

دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

پھر فرمایا۔ ” یہ ساری طاقتیں اگر مل جائیں۔ اور ان میں دنیا کی اور بھی نامور طاقتیں شامل ہوجائیں۔ تو اتنا بھی نقصان ہمیں نہیں پہنچا سکتیں۔ جتنی مکھی کی بھنبھناہٹ پہنچا سکتی ہے۔“

حضرت مصلح موعود کی الوالعزمی

چنانچہ ہزاروں ہزار رحمتیں اس مقدس وجود پر اس ”الوالعزم ہستی“ پر اس ”مسیحی نفس اور اس“ جلال الٰہی کے مظہر پر“ ہاں اس ”نور“ پر جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا“۔ جس کو خدا کی رحمت غیوری نے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا۔“ ہاں اس پر جس کو اس نے ” صاحب شکوہ و عظمت“ بنا کر بھیجا اور جس نے روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا۔ وہ اپنی جلالی شان میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کھڑا ہوا اٹھا اور اس سیل بلا انگیز کو دور کرنے میں اس الوالعزمی کا ثبوت دیا۔ جس کی نظیر اس زمانہ میں ملنی محال ہے۔ آپ نے اگر ایک طرف محبوب حقیقی کی عطا کردہ حیرت انگیز قوتوں کے ماتحت تمام جماعت کے قلوب کو اپنی مٹھی میں لے لیا۔ اور ان کے لئے تسکین کا سامان مہیا کیا۔ تو دوسری طرف مخالفین سلسلہ کے سامنے اپنی بلند ترین اخلاقی وسعت کا وہ نمونہ پیش کیا۔ کہ ہر طرف سے مرحبا کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ درحقیقت یہ آپ ہی کے فقید المثال تدبر اور روحانی اثر کا نتیجہ تھا۔ کہ ہر دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور وہ قعر مذلت میں ایسا گرا۔ کہ اسے پھر اٹھنے کی سکت ہی نہ رہی۔ غرضیکہ حضور نے ہر پریشانی کے وقت ہماری مشکل کشائی کی۔ ہر تکلیف کے وقت ہمیں مشفق باپ کی طرح تسکین دی۔ اور ہر ابتلاء کے وقت ہمارے لئے رحمت و برکت کا نشان بنے۔

خدا تعالےٰ کی عظیم الشان طاقتوں کا نظارہ

غرضیکہ جب دور خلافت ثانیہ کے گذشتہ کوائف پر نظر ڈالی جائے۔ تو قدم قدم پر مخالفین کے مقابل خدا تعالےٰ کی عظیم الشان قوتوں۔ اس کی ربوبیت کے خزانوں کی وسعتوں اور انعامات کے بحر بیکراں کی پہنائیوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا ہے۔ اور حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی اولوالعزمی اپنی تمام شان و شوکت کے ساتھ ہماری آنکھوں کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ بھلا اس انسان کی اولوالعزمی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی ہمارے لئے رحمت و برکت کا نشان بنا۔ اور ایک شکور جماعت کی سرداری کا تاج قبول کیا۔ اور پھر اس عظیم الشان مصلح موعود کی اولوالعزمی تو دیکھو کہ آپ کی خلافت کے کچھ عرصہ بعد جبکہ ہر طرف سے مخالفت اور دشمنی کی خطرناک آندھیاں اور طوفان امڈے چلے آرہے تھے۔ آپ نے محض خدائی تائید سے یہ اعلان فرمایا۔ کہ ”مجھے انسانوں کے خیالات کی پروا نہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کریگا۔ پس میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب ہونگا۔ اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکے گا۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے۔ میں نالائق ہوں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ میں کم علم ہوں

اس سے میں ناواقف نہیں میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اعتراف ہے۔ میں کمزور ہوں اس کو میں مانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالیٰ نے مجھ سے نہیں پوچھا اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورے کا محتاج ہے۔ میں اپنے ضعف کو دیکھ کر خود حیران ہو جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کیوں چنا۔ اور میں اپنے نفس کے اندر ایک بھی ایسی خوبی نہیں پاتا جس کی وجہ سے میں اللہ تعالیٰ کے احسان کا مستحق سمجھا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کام پر مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ میری ان راہوں سے مدد فرماتا ہے جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں۔ جب کل اسباب میرے برخلاف تھے۔ جب جماعت کے بڑے بڑے لوگ میرے خلاف اعلان کر رہے تھے اور جن کو لوگ بڑا خیال کرتے تھے وہ سب میرے گرانے کے درپے تھے۔ اس وقت میں حیران تھا۔ لیکن سب کچھ میرا رب آپ کر رہا تھا۔ اس نے مجھے اطلاعیں دیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھایا۔ غیب سے مجھے اطلاع دیکر اس بات کو پایۂ ثبوت کو پہنچایا کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں خدا کی طرف سے ہے۔" (القول الفصل ص ۵۲)

چنانچہ اس کے بعد ہر موقع پر آپ نے اس کا عملی ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہر میدان میں آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ہزاروں مخالفتوں کے باوجود آپ سے اس نے تقویت کو پورا فرمایا اور روز بروز جان و دل نثار کرنے والے خدام کا اضافہ فرمایا جو اپنا سب کچھ نثار کر کے اس سعادت کو حاصل کرنا اپنا کی تکمیل کا پہلا قدم سمجھتے ہیں۔ اور اب وہ وقت بعید نہیں جبکہ تمام دنیا پر آسمانی بادشاہت قائم ہو۔ اور دنیا کے بادشاہ اس در سے خیر و برکت تلاش کریں۔

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے یا یوں کہو کہ ایک جھلک ہے اس آسمانی برگزیدہ کے ان محیر العقول وقائع کی جس کی حیرت انگیز مساعی نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور اپنے زمانہ خلافت میں ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح جماعت کو اس مقام پر لے گیا جہاں روحانی طاقتوں سے فیضیاب شدہ [illegible]

برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں بہت سے مذاہب تھے۔ اور ہندوؤں نے تمام مذاہب کو مان کر اب ان تمام کو ایسا ملا دیا ہے کہ اب ان کو علیحدہ ظاہر کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہندو قوم میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہر مذہب کو بلحاظ قوم متفقہ طور پر قبول کر لیتی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوؤں میں خوب تبلیغ کرے اور بالکل نہ تھکے۔ اور کھول کر ہندوؤں کو بتا دے کہ آنے والا اوتار قادیان میں آ چکا ہے۔ کیونکہ خدا وند کریم نے حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ السلام کو اس لئے ہندوستان میں نازل فرمایا ہے کہ وہ ہندوؤں کو پھر اپنے آستانہ پر لانا چاہتا ہے۔ اور اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ہندوؤں میں کون کون سے دھرم تھے۔ ملاحظہ ہو۔

"تب ویاس جی نے بھلی پرکار گشال سماچار کہہ کر ان سے کہا کہ ہے پتا! آپ میری بھگتی کو جانتے ہیں۔ میرے ساتھ اگر آپ کو محبت ہے اور میں آپ کے انوگرہ کا پاتر ہوں۔ تو آپ مجھ سے (کل یگ کے) دھرموں کا حال بیان کیجئے۔ میں نے منو جی کے وششٹ جی کے اور کشیپ کے کہے ہوئے دھرم سنے ہیں۔ اور اتری۔ وشنو۔ سنوورت۔ دکھش۔ انگرا شاتاتپ۔ ہاریت یگیو لکیہ۔ گرگ۔ گوتم اور اوشانا کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور پراچیتس منی کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور آپ کے کہے ہوئے وید اوکت دھرموں کو بھی میں نہیں بھولا ہوں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۱ تا ۱۵)

ستیہ یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ تریتا یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ دواپر یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ اور کل یگ میں انسانوں کے اور ہی دھرم ہیں۔ زمانے کے مطابق انسانوں کے دھرم ہوتے ہیں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۲۲)

ستیہ یگ میں منو کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے۔ تریتا یگ میں گوتم کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے دواپر یگ میں شنکھ اور لکھت کے دھرم مانے گئے جاتے تھے۔ کل یگ میں پراشر منی کے کہے دھرم مانے گئے جاتے ہیں۔ (پراشر سمرتی ادھیائے پہلا شلوک ۲۴)

اس درمیان منوتر میں ستیہ یگ تریتا یگ اور دواپر یگ کے دھرم ہو رہے ہیں۔ ستیہ یگ میں سب دھرم تھے اور انسان سب دھرموں پر عمل کرتے تھے۔ لیکن وے سب دھرم کل یگ میں نشٹ ہو گئے ہیں۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۶

اس کل یگ میں ادھرم نے دھرم کو جیت لیا ہے۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۰۔ اس لئے لکھا ہے۔ یگ یگ میں جو دھرم ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان یگوں میں جو برہمن ہوتے ہیں ان کی نندا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ برہمن یگ کے مطابق ہوتے ہیں۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۳۔

چونکہ کل یگ میں صرف پراشر سمرتی ہی مستند سمرتی ہے۔ اس لئے میں نے پراشر سمرتی کے شلوک ہی دئیے ہیں۔ تاکہ ہمارے ہندو بھائی ان پر غور کر کے شری یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو برہمن اوتار بن کر اس یگ میں ظاہر ہوئے ہیں کی نندا نہ کریں۔ کیونکہ خدا نے بھی بذریعہ آکاش بانی یعنی الہام سے بتایا ہے کہ "برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں"۔ از اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ ص ۲۔

آریوں نے یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اس لئے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ یوگیراج کرشن قادیانی کی شرن میں پڑ کر ایشور کو راضی کر لیں۔ کیونکہ ہندوؤں کی کتابوں میں پہلے ہی لکھا ہوا موجود ہے کہ آنے والا اوتار [illegible] کل یگ پاپ [illegible]

اور دوش کا گھر ہے۔ پھر بھی اس میں ایک بڑا بھاری وصف ہے کہ اس میں صرف بھگوان شری کرشن کے کیرتن سے ہی انسان دنیاوی بندھن سے چھٹکارا پا کر بہت جلد موکش کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ بھگوت ۵۱-۱۳-۱۲

اس لئے آتا ہے کہ: کل یگ میں خوش بھگوان کی بھگتی کریں گے۔ [illegible] کر کے ستیہ یگ تریتا وغیرہ یگوں کے انسان بھی کل یگ میں جنم لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ بھاگوت ۳۷-۵-۱

پیارے ہندو بھائیو! اس پوتر یگ کی قدر کرو۔ وہ نعمت جو ستیہ یگ اور تریتا یگ کے پوتر اور دھرماتما لوگ باوجود اپنی خواہش کے اس پوتر سمے کو نہ پا سکے۔ آپ کے سامنے موجود ہے اس کو قبول کرو۔ تاکہ اس سچائی کو قبول کر کے اپنے پوجیہ بزرگوں کی سچائی پر زندہ گواہ بن کر ان کی آتما کو شانتی دے سکیں۔ اور اپنی اولاد کا بھی بھلا کر سکیں۔ ایشور آپ کو بدھی دے تا آپ سچائی کو پا سکیں۔

فتح محمد سٹرا عفی اللہ عنہ قادیان

یدخلون فی دین اللہ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام دہلی کے دوران حسب ذیل اصحاب حضور پر نور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے

(۱) محمد الیاس صاحب ناصر قطب روڈ دہلی (۲) کرم الٰہی صاحب گورنمنٹ آف انڈیا پریس نئی دہلی۔ (۳) حمید انور صاحب اور میر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی (۴) عبد الرحمٰن صاحب موضع روچندی دہلی (۵) نواب علی صاحب پٹپال پور دہلی (۶) محمد خلیل صاحب لال قلعہ دہلی۔ (۷) مرزا عبد الحمید صاحب ریاست نالاگڑھ حال اور میر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی۔

(۸) بشیر احمد صاحب طالب علم ویٹرنری کالج لاہور۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ دہلی

اس سے میں نادانف نہیں میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اعتراف ہے۔ میں کمزور ہوں اس کو میں مانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالےٰ نے مجھ سے نہیں پوچھا اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورے کا محتاج ہے۔ میں اپنے ضعف کو دیکھ کر خود حیران ہو جاتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کیوں چنا۔ اور میں اپنے نفس کے اندر ایک بھی ایسی خوبی نہیں پاتا جس کی وجہ سے میں اللہ تعالےٰ کے احسان کا مستحق سمجھا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس کام پر مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ میری ان راہوں سے مدد فرماتا ہے جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں۔ جب کل اسباب میرے برخلاف تھے۔ جب جماعت کے بڑے بڑے لوگ میرے خلاف اعلان کر رہے تھے اور جن کو لوگ بڑا خیال کرتے تھے وہ سب میرے گرانے کے درپے تھے۔ اس وقت میں حیران تھا۔ لیکن سب کچھ میرا رب آپ کر رہا تھا اس نے مجھے اطلاعیں دیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھایا۔ غیب سے مجھے اطلاع دیکر اس بات کو پایہ ثبوت کو پہنچایا کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں وہ اس کی طرف سے ہے۔" (القول الفصل ص۵۰)

چنانچہ اس کے بعد ہر موقعہ پر آپ نے اس کا عملی ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہر میدان میں آپ کو کامرانی سے ہمکنار کیا۔ ہزاروں مخالفتوں کے باوجود آپ نے تبشیر کو پورا فرمایا اور روز بروز جان و مال نثار کرنے والے خدام کا اضافہ فرمایا جو اپنا سب کچھ لٹا کر اس سعادت کو حاصل کرنا اپنا ایمان کی تکمیل کا پہلا قدم سمجھتے ہیں۔ اور اب وہ وقت بعید نہیں جبکہ تمام دنیا پر آسمانی بادشاہت قائم ہو۔ اور دنیا کے بادشاہ اس در سے خیر و برکت تلاش کریں۔

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک تمہید ہے اس آسمانی برگزیدہ کے ان محیر العقول وقائع کی جس کی حیرت انگیز مساعی نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور اپنے زمانہ خلافت میں ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح جماعت کو اس مقام پر لے گیا جہاں روحانی طاقتوں سے فیضیاب شدہ انسانوں کے بغیر اور کوئی کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

... مرقوم ... شدہ ... ریاض ... وقت ...

برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں بہت سے مذاہب تھے۔ اور ہندوؤں نے تمام مذاہب کو مان کر اب ان تمام کو ایسا ملا دیا ہے کہ اب ان کو علیحدہ ظاہر کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہندو قوم میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہر مذہب کو ملحاظ قوم متفقہ طور پر قبول کر لیتی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوؤں میں خوب تبلیغ کرے اور بالکل نہ تھکے۔ اور کھول کر ہندوؤں کو بتا دے کہ آنے والا اوتار قادیان میں آ چکا ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ السلام کو اس لئے ہندوستان میں نازل فرمایا ہے کہ وہ ہندوؤں کو پھر اپنے آستانہ پر لانا چاہتا ہے۔ اور اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ہندوؤں میں کون کون سے دھرم تھے۔ ملاحظہ ہو:۔

"تب ویاس جی نے جل پر کار گشال سماچار کہہ کر ان سے کہا کہ ہے پتا! آپ میری بھگتی کو جانتے ہیں۔ میرے ساتھ اگر آپ کو محبت ہے اور میں آپ کے انوگرہ کا پاتر ہوں۔ تو آپ مجھ سے دکل یگ کے) دھرموں کا حال بیان کیجئے میں نے منوجی کے وشسشٹ جی کے اور کشیپ کے کہے ہوئے دھرم سنے ہیں۔ اور اترئی۔ وشنو۔ سنودت۔ دکھش۔ انگرا شاتاتپ۔ ہاریت یگیو لکیہ۔ گرگ۔ گوتم اور اوشانا کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور پراچیتس منی کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور آپ کے کہے ہوئے وید اوکت دھرموں کو بھی میں نہیں بھولا ہوں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۱ تا ۱۵)

ستیہ یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ تریتہ یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ دواپر یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ اور کل یگ میں انسانوں کے اور ہی دھرم ہیں۔ زمانے کے مطابق انسانوں کے دھرم ہوتے ہیں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۲۲)

ستیہ یگ میں منو کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے۔ تریتیہ یگ میں گوتم کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے دواپر یگ میں شنکھ اور لکھت کے دھرم مانے گئے جاتے تھے۔ کل یگ میں پراشر منی کے کہے دھرم مانے گئے جاتے ہیں۔ (پراشر سمرتی ادھیائے پہلا شلوک ۲۴)

اس ورتمان منوتر میں ستیہ یگ تریتا یگ اور دواپر یگ کے دھرم ہو رہے تھے ہیں۔ ستیہ یگ میں سب دھرم تھے اور انسان سب دھرموں پر عمل کرتے تھے۔ لیکن وے سب دھرم کل یگ میں نشٹ ہو گئے ہیں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۶)

اس کل یگ میں ادھرم نے دھرم کو جیت لیا ہے۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۰۔ اس لئے لکھا ہے۔ یگ یگ میں جو دھرم ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان یگوں میں جو برہمن ہوتے ہیں ان کی نندا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ برہمن یگ کے مطابق ہوتے ہیں۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۳۔

چونکہ کل یگ میں صرف پراشر سمرتی ہی مستند سمرتی ہے۔ اس لئے میں نے پراشر سمرتی کے شلوک ہی دئیے ہیں۔ تاکہ ہمارے ہندو بھائی ان پر غور کر کے شری یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو برہمن اوتار بن کر اس یگ میں ظاہر ہوئے ہیں کی نندا نہ کریں۔ کیونکہ خدا نے بھی بذریعہ آکاش بانی یعنی الہام سے بتایا ہے کہ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ از اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ ص۳۔

آریوں نے یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر کے کوئی اچھا انجام نہیں کیا۔ اس لئے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ یوگیراج کرشن قادیانی کی شرن میں پڑ کر ایشور کو راضی کر لیں۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں پہلے ہی لکھا ہوا ... ہے کہ آنے والے راجن اگرچہ کل یگ پاپ اندرونش کا تذکرہ ہے۔ پھر بھی اس یگ ایک بڑا بھاری وصف ہے کہ اس میں صرف بھگوان شری کرشن کے کیرتن سے ہی انسان دنیاوی بندھن سے چھٹکارا پا کر بہت جلد موکش کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ بھگوت ۵۱-۱۳-۱۲

اس لئے آتا ہے کہ:۔ کل یگ میں خش بھگوان کی بھگتی کریں گے۔ ایسا معلوم کر کے ستیہ یگ تریتا وغیرہ یگوں کے انسان میں کل یگ میں جنم لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ بھاگوت ۳۷-۵-۱

پیارے ہندو بھائیو! اس پوتر یگ کی قدر کرو۔ وہ نعمت جو ستیہ یگ اور تریتا یگ کے پوتر اور دھرماتما لوگ باوجود اپنی خواہش کے اس پوتر سمے کو نہ پا سکے۔ آپ کے سامنے موجود ہے اس کو قبول کرو۔ تاکہ اس سچائی کو قبول کر کے اپنے پوجیہ بزرگوں کی سچائی پر زندہ گواہی کو ان کی آتما کو شانتی دے سکیں۔ اور اپنی اولاد کا بھی بھلا کر سکیں۔ ایشور آپ کو بدھی دے تا آپ سچائی کو پا سکیں۔ فتح محمد سیکرٹری عفی اللہ عنہ قادیان

یدخلون فی دین اللہ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قیام دہلی کے دوران حسب ذیل اصحاب حضور پرنور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے

(۱) محمد الیاس صاحب ناصر قطب روڈ دہلی (۲) کرم الٰہی صاحب گورنمنٹ آف انڈیا پریس نئی دہلی۔ (۳) حمید انور صاحب اوورسیر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی، نئی دہلی (۴) عبد الرحمٰن صاحب موضع دوچندی دہلی (۵) نواب علی صاحب پنپال پور دہلی (۶) محمد خلیل صاحب لال قلعہ دہلی۔ (۷) مرزا عبد الحمید صاحب ریاست نالاگڑھ حال اوورسیر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی۔

(۸) بشیر احمد صاحب طالب علم ویٹرنری کالج لاہور۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ دہلی

اس سے میں ناواقف نہیں میں گنہگار ہوں۔ اس کا مجھے اعتراف ہے۔ میں کمزور ہوں اس کو میں مانتا ہوں۔ لیکن میں کیا کروں کہ میرے خلیفہ بنانے میں خدا تعالےٰ نے مجھ سے نہیں پوچھا اور نہ وہ اپنے کاموں میں میرے مشورے کا محتاج ہے۔ میں اپنے ضعف کو دیکھ کر خود حیران ہو جاتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے کیوں چنا۔ اور میں اپنے نفس کے اندر ایک بھی ایسی خوبی نہیں پاتا جس کی وجہ سے میں اللہ تعالےٰ کے احسان کا مستحق سمجھا گیا۔ مگر باوجود اس کے اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس کام پر مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ میری ان راہوں سے مدد فرماتا ہے جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں۔ جب کل اسباب میرے برخلاف تھے۔ جب جماعت کے بڑے بڑے لوگ میرے خلاف اعلان کر رہے تھے اور جن کو لوگ بڑا خیال کرتے تھے وہ سب میرے گرانے کے درپے تھے۔ اس وقت میں حیران تھا۔ لیکن سب کچھ میرا رب آپ کر رہا تھا اس نے مجھے اطلاعیں دیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھایا۔ غیب سے مجھے اطلاع دیکر اس بات کو پایہ ثبوت کو پہنچایا کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں وہ اس کی طرف سے ہے۔“ (القول الفصل ص۵۷)

بالآخر اس کے بعد ہر موقعہ پر آپ نے اس کا عملی ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہر میدان میں آپ کو کامرانی سے ہمکنار کیا۔ ہزاروں مخالفتوں کے باوجود آپ کے مشن کو پورا فرمایا اور روز بروز جان و مال نثار کرنے والے خدام کا اضافہ فرمایا جو اپنا سب کچھ لٹا کر اس سعادت کو حاصل کرنا اپنا ایمان کی تکمیل کا پہلا قدم سمجھتے ہیں۔ اور اب وہ وقت بعید نہیں جبکہ تمام دنیا پر آسمانی بادشاہت قائم ہو۔ اور دنیا کے بادشاہ اس در سے خیر و برکت تلاش کریں۔

یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک تمہید ہے اس آسمانی برگزیدہ کے ان محیر العقول وقائع کی جس کی حیرت انگیز مساعی نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور اپنے زمانہ خلافت میں ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح جماعت کو اس مقام تک لے گیا جہاں روحانی طاقتوں سے فیضیاب شدہ ... کے بغیر اور کوئی بھی نہیں لے جا سکتا۔

برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں

(الہام حضرت مسیح موعود)

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں میں بہت سے مذاہب تھے۔ اور ہندوؤں نے تمام مذاہب کو مان کر اب ان تمام کو ایسا ملا دیا ہے کہ اب ان کو علیحدہ ظاہر کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ہندو قوم میں یہ خوبی ہے کہ وہ ہر مذہب کو بلحاظ قوم متفقہ طور پر قبول کر لیتی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہندوؤں میں خوب تبلیغ کرے اور بالکل نہ تھکے۔ اور کھول کر ہندوؤں کو بتا دے کہ آنے والا اوتار قادیان میں آ چکا ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے حضرت یوگیراج کرشن قادیانی علیہ السلام کو اس لئے ہندوستان میں نازل فرمایا ہے کہ وہ ہندوؤں کو پھر اپنے آستانہ پر لانا چاہتا ہے۔ اور اسلام کی عزت کو دوبارہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ہندوؤں میں کون کون سے دھرم تھے۔ ملاحظہ ہو:۔

”تب ویاس جی نے بھلی پرکار کشال سماچار کہہ کر ان سے کہا کہ ہے پتا! آپ میری بھگتی کو جانتے ہیں۔ میرے ساتھ اگر آپ کو محبت ہے اور میں آپ کے انوگرہ کا پاتر ہوں۔ تو آپ مجھ سے (کل یگ کے) دھرموں کا حال بیان کیجئے میں نے منو جی کے وششٹ جی کے اور کشیپ کے کہے ہوئے دھرم سنے ہیں۔ اور ورتری۔ وشنو۔ سنوادت۔ دکھش۔ انگرا شاتاتپ۔ ہاریت یگیولکیہ۔ گرگ۔ گوتم اور ادشانا کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور پراچیتس منی کے کہے ہوئے دھرم بھی میں نے سنے ہیں۔ اور آپ کے کہے ہوئے وید اوکت دھرموں کو بھی میں نہیں بھولا ہوں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۱ تا ۱۵)

ستیہ یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ تریتہ یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ دواپر یگ میں انسانوں کے اور دھرم تھے۔ اور کل یگ میں انسانوں کے اور ہی دھرم ہیں۔ زمانے کے مطابق انسانوں کے دھرم ہوتے ہیں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۲۲)

ستیہ یگ میں منو کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے۔ تریتیہ یگ میں گوتم کے کہے ہوئے دھرم مانے جاتے تھے دواپر یگ میں شنکھ اور لکھت کے دھرم مانے گئے جاتے تھے۔ کل یگ میں پراشر منی کے کہے دھرم مانے گئے جاتے ہیں۔ (پراشر سمرتی ادھیائے پہلا شلوک ۲۴)

اس ورتمان منونتر میں ستیہ یگ تریتا یگ اور دواپر یگ کے دھرم ہو چکے ہیں۔ ستیہ یگ میں سب دھرم تھے اور انسان سب دھرموں پر عمل کرتے تھے۔ لیکن وے سب دھرم کل یگ میں نشٹ ہو گئے ہیں۔ (پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۱۶)

اس کل یگ میں ادھرم نے دھرم کو جیت لیا ہے۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۰۔ اس لئے لکھا ہے۔ یگ یگ میں جو دھرم ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان یگوں میں جو برہمن ہوتے ہیں ان کی نندا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ برہمن یگ کے مطابق ہوتے ہیں۔ پراشر سمرتی پہلا ادھیائے شلوک ۳۳۔

چونکہ کل یگ میں صرف پراشر سمرتی ہی مستند سمرتی ہے۔ اس لئے میں نے پراشر سمرتی کے شلوک ہی دئیے ہیں۔ تاکہ ہمارے ہندو بھائی ان پر غور کر کے شری یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو برہمن اوتار بن کر اس یگ میں ظاہر ہوئے ہیں کی نندا نہ کریں۔ کیونکہ خدا نے بھی بذریعہ آکاش بانی یعنی الہام سے بتایا ہے کہ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ از اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ ص۳۔

آریوں نے یوگیراج کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر کے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ اس لئے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ یوگیراج کرشن قادیانی کی شرن میں پڑ کر ایشور کو راضی کر لیں۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں پہلے ہی لکھا ہوا موجود ہے کہ آنے والے راجن اگرچہ کل یگ پاپ اندھکار کا فتنہ ہے۔ پھر بھی ان میں ایک بڑا بھاری وصف ہے کہ اس میں صرف بھگوان شری کرشن کے کیرتن سے ہی انسان دنیاوی بندھن سے چھٹکارا پا کر بہت جلد موکش کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ بھگوت ۵۱-۱۳-۱۲

اس لئے آتا ہے کہ:۔ کل یگ میں شخص بھگوان کی بھگتی کریں گے۔ ایسا معلوم کر کے ستیہ یگ تریتا وغیرہ یگوں کے انسان بھی کل یگ میں جنم لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ بھاگوت ۳۷-۵-۱

پیارے ہندو بھائیو! اس یوتر یگ کی قدر کرو۔ وہ نعمت جو ستیہ یگ اور تریتا یگ کے پوتر اور دھرماتما لوگ باوجود اپنی خواہش کے اس پوتر سمے کو نہ پا سکے۔ آپ کے سامنے موجود ہے اس کو قبول کرو۔ تاکہ اس سچائی کو قبول کر کے اپنے پوجیہ بزرگوں کی سچائی پر زندہ گواہی کو ان کی آتما کو شانتی دے سکیں۔ اور اپنی اولاد کا بھی بھلا کر سکیں۔ ایشور آپ کو بدھی دے تا آپ سچائی کو پا سکیں۔ فتح محمد سیٹھ عفی اللہ عنہ قادیان

یدخلون فی دین اللہ

حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قیام دہلی کے دوران حسب ذیل اصحاب حضور پرنور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے

(۱) محمد الیاس صاحب ناصر قطب روڈ دہلی (۲) کرم الٰہی صاحب گورنمنٹ آف انڈیا پریس نئی دہلی۔ (۳) حمید انور صاحب اوورسیر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی (۴) عبدالرحمٰن صاحب موضع روچندی دہلی (۵) نواب علی صاحب بنیپال پور دہلی (۶) محمد خلیل صاحب لال قلعہ دہلی۔ (۷) مرزا عبدالحمید صاحب ریاست نالاگڑھ حال اوورسیر سنٹرل پی ڈبلیو ڈی نئی دہلی۔

(۸) بشیر احمد صاحب طالب علم ڈینٹری کالج لاہور۔

خاکسار عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ دہلی

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے:۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۴۶ منکہ صفیہ بیگم بنت مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا قوم چغتائی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک جوڑی طلائی وزنی ½ اتولہ انگوٹھی وزن ۴ ماشے کانٹے وزنی ۳ ماشہ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ صفیہ بیگم بقلم خود موصیہ:۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی و موصی گواہ شد:۔ محمد صادق مبلغ سماٹرا والد موصیہ

۱۹۳۵ منکہ رضیہ بیگم زوجہ مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا قوم دت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دوسو روپیہ نقد۔ ۴ ر طلائی قیمتی ۵۰/- روپے۔ ایک انگوٹھی قیمتی ۳۰/ روپے۔ مٹر قیمتی ۵/- روپے۔ زیورات نقرئی ہار وجوڑی ۲ تولہ۔ میرا مہر ایک ہزار روپیہ تھا۔ جو میں وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامتہ:۔ رضیہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی و موصی گواہ شد:۔ محمد صادق مبلغ سماٹرا خاوند موصیہ

۹۶۱۹ منکہ محمد عبد الغنی احمد ولد شیخ تیتول میاں صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت و زراعت عمر ۲۲ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۵ء ساکن باہن لپکورد ڈاکخانہ خاص ضلع ندیا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(ان کی اراضی کی کل تفصیل بوجہ طوالت نظر انداز کر دی گئی ہے)

میں مذکورہ بالا جائداد کے ⅓ حصہ کا مالک ہوں۔ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپے ہوگی۔ ایک پختہ مکان کی قیمت ۳۵۰/- روپے۔ لہذا کل جائداد ۵۵۰/- روپے بنے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۴۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبد الغنی احمد گواہ شد محمد الٰہی بخش گواہ شد:۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال:۔

۹۵۰۸ منکہ الطاف بیگم زوجہ مہر غلام احمد صاحب دکیسی نیئر مظفر گڑھ پیدائشی احمدی عمر ۳۵ سال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی ۲ تولے ½۶ ماشے۔ زیورات نقرئی ۵۸ تولے۔ اراضی زرعی ۱۰ بیگھے واقع موضع شیخو رسی سب تحصیل رنگپور ضلع مظفر گڑھ میں اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو جائداد اس کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ الطاف بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ ناصر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر گڑھ۔ گواہ شد:۔ غلام احمد دکیسی نیئر مظفر گڑھ خاوند موصیہ:۔

۹۷۵۵ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ حکیم جان محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۶۰۰/- روپیہ۔ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ⅛ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامتہ:۔ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد پسر موصیہ:۔ گواہ شد علی محمد اصحابی و موصی انسپکٹر وصایا۔

۹۴۰۳ منکہ طاہرہ خاتون زوجہ محمد الیاس صاحب قوم شیخ عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بریلی یو۔پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے، زیورات طلائی ساڑھے دس تولہ زیورات نقرئی پچیس تولہ نقد ۱۰۰/- و حق مہر ۱۶۳/- روپے وصول از خاوند۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: طاہرہ خاتون بازار ویہ لپور نل بریلی یو۔پی۔ گواہ شد:۔ محمد الیاس خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد یونس سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بریلی

۹۵۳۳ منکہ ستار بخش ولد غلام محمد خان صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود ڈاکخانہ چک بیلی خان ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ ۶۵/- روپے ہے۔ مہنگائی الاؤنس ½۱۷ فی صدی اس کے علاوہ ہے کل تنخواہ ۷۶ ۳/۱۲ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی بعد میں اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز اگر کوئی جائیداد اس کے بعد میں پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ لفٹیننٹ ستار بخش ملک سپلیمنٹ اینڈ ایئرڈ آفیسر سی۔ ایم پی ای سنٹر سکندر آباد دکن گواہ شد: شریف احمد باجوہ میجر سی۔ ایم۔ پی آئی سنٹر سکندر آباد دکن گواہ شد: عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔

خاکسار کے چھوٹے عزیز منیر احمد بھٹی کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حنیف احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ یہ دو بچے احمدیت میں پانچویں پشت میں ہیں۔

نمبر ۱۷۱۷ :- منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری دوست محمد خاں صاحب ایم اے قوم راجپوت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن بردی ڈاکخانہ منہگروال ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد جو کہ میں نے وقف کی ہوئی ہے۔ حسب ذیل ہے۔ کڑے طلائی دس تولے بٹن طلائی دو تولہ چین طلائی دو تولہ کلپ طلائی ایک تولہ سوئی ایک تولہ کانٹے و انگوٹھی ایک تولہ اس کے علاوہ ۵۰/- روپے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میرے پاس ہیں۔ مہر جو کہ خاوند کے ذمہ تھا۔ میں نے معاف کر دیا ہے۔ ایک سنگر مشین قیمتی ۱۵۰/- روپیہ کی میرے پاس ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ :- سردار بیگم محلہ پکا باغ جالندھر شہر۔

گواہ شد :- عبدالواحد کلرک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ جالندھر شہر

گواہ شد :- نور محمد بی اے بی ٹی محلہ اسلام گنج جالندھر شہر۔

نمبر ۷۸۲۳ :- منکہ طالعہ بیگم زوجہ احسان اللہ صاحب قوم ارائیں عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۶ رکھ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ رکھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ محرم حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

زمین سکنی واقعہ قادیان نزد باغ بادیاں والا قادیان ایک کنال قیمتی ۔/۔ روپیہ زیور انام طلائی ٹکا طلائی بندی طلائی پازیب نقرئی قیمتی ۳۰۰/- روپے بحق صدر انجمن احمدیہ اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ :- طالعہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- احسان اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد :- محمد اسمٰعیل

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ مینیجر

لنڈن ۶ جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل لیڈر حزب مخالف کی طرف سے پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں یہ تحریک پیش کی جائے گی۔ کہ ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق پھر بحث کرنے کا موقع دیا جائے۔

کلکتہ ۶ جنوری مسٹر شمس الدین احمد لیبر منسٹر بنگال گورنمنٹ نے ایک بیان میں کہا اگر آسام گورنمنٹ نے اپنی اخراج کی موجودہ پالیسی جاری رکھی تو مسلم لیگ کو یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لینا پڑے گا۔ اور آسام کے خلاف بنگال میں انتقامی کارروائی کی جائے گی۔ آپ نے کہا ہندوستان کی موجود فرقہ وارانہ نازک حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس پالیسی کو فوراً بند کر دیا جائے۔

لاہور ۶ جنوری سردار افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے آج گورنر پنجاب سے نصف گھنٹہ تک ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے ڈیرہ غازیخاں میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج کیا اور اسکی فوری تنسیخ کا مطالبہ کیا۔

بٹاویہ ۶ جنوری۔ ڈچ گورنمنٹ کے ایک تباہ کن جہاز نے ایک انڈونیشی بحری جہاز کو غرق کر دیا۔ ڈچ حلقوں کا بیان ہے کہ یہ جہاز ۱۴ نومبر ۱۹۴۶ء کے معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے روانہ ہوا تھا۔

کراچی ۶ جنوری۔ آج ملک فیروز خاں نون نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی اور بہار کے پناہ گزینوں کی امداد کے سلسلے میں آپ سے مشورہ حاصل کیا۔

کلکتہ ۶ جنوری۔ بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اہم زراعتی قوانین منظور کئے جائیں گے۔ ایک بل کے ذریعے حکومت کاشتکار کے لئے فصل کے نصف حصہ کی بجائے دو تہائی حصہ مقرر کر دے گی

کانپور ۶ جنوری آج صبح پولیس نے مزدوروں کے ایک اجتماع کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔ جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص ہلاک ہوئے۔ شہر کی اکثر ملیں اور کارخانے فائرنگ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے بند ہو گئی ہیں۔

واشنگٹن ۶ جنوری۔ امریکہ کے وزیر زراعت نے ایک بیان میں بتایا کہ حکومت ۱۹۴۶-۴۷ء کی فصل میں سے ۵۵ کروڑ بشل غلہ سمندر پار

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

مختلف ممالک کو بھیجنے کی کوشش کرے گی۔ لیکن یہ امر یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ غلہ باہر بھیجنے کے لئے مناسب انتظام ہو سکے گا یا نہیں۔

دہلی ۶ جنوری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر بھوپتکر نے ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان کے متعلق کانگرس کے تازہ فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے کہا کانگرس نے ہندوؤں سے صریح غداری کی ہے

لاہور ۶ جنوری۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ کانگرس کی طرف سے ۶ دسمبر کے برطانوی اعلان کو منظور کر لینے سے مسلم لیگ کی پوزیشن مضبوط اور سکھوں کی پوزیشن کمزور ہو گئی ہے۔ اس فیصلہ سے سکھوں میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے

لاہور ۶ جنوری۔ انجمن حمایت اسلام کے ماتحت سکولوں کے قریباً پانچ سو ٹیچروں اور دیگر ملازمین نے ۱۱ جنوری سے ہڑتال کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ تنخواہوں اور مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کرنے کے علاوہ ملازمین کو کار ریوولیشن الاؤنس بھی دیا جائے۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ مسٹر جی ایم سید نے ایک بیان میں کہا سندھ کے انتخابات میں ہمیں شکست ضرور ہوئی ہے۔ لیکن ہم اس سے بددل نہیں ہوئے۔ ان انتخابات نے ہمیں کانگرس کے قریب تر کر دیا ہے۔ مسلم لیگ کی فتح سرکاری مداخلت کی رہین منت ہے

نانکنگ ۶ جنوری حکومت چین نے امریکہ کے خلاف مظاہرے کرنے کی ممانعت کی ہے۔ اور وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح امریکہ اور چین کے باہمی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہے

لاہور ۶ جنوری۔ حکومت پنجاب نے لدھیانہ کے ایک ہفتہ وار اخبار ستلج نیشن کی اشاعت ایک ماہ کے لئے بند کر دی ہے۔ یہ حکم ایک مضمون کی بناء پر دیا گیا ہے جو فسادات کے متعلق شائع ہوا تھا۔

کراچی: ۶ جنوری۔ ایک مسلم لمیٹڈ کمپنی کی طرف سے ایک انگریزی روزنامہ پاکستان ہیرلڈ کے نام سے عنقریب جاری ہونے والا ہے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

کلکتہ ۶ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک ساٹھ ہزار بہاری مسلم پناہ گزین بنگال میں پہنچ چکے ہیں حکومت انہیں آباد کرنے کے لئے مناسب انتظام کر رہی ہے۔

لنڈن ۶ جنوری:۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے ایک بیان میں کہا۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہودیوں کی دہشت انگیزی کے تازہ واقعات کی بناء پر ضروری ہو گیا ہے۔ کہ فلسطین بھر میں مارشل لاء نافذ کر دیا جائے۔

پشاور ۶ جنوری:۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فسادات کے پیش نظر ضلع ہزارہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے فساد زدہ رقبہ میں فوج متعین کر دی گئی ہے فرنٹیئر کانسٹیبلری کے فوجی دستے بھی لائے گئے ہیں:۔

لاہور ۶ جنوری:۔ سونا:۔ -/۱۴/۱۰۱
چاندی -/۳/۵ ۱۵ پونڈ -/۱۲/۶۴ ۶
امرت سر سونا -/۱/۱۰۵

کراچی ۶ جنوری:۔ آریہ سماج کی ستیارتھ پرکاش ڈیفنس کمیٹی کی طرف سے مسٹر جناح کو ایک مکتوب لکھا گیا ہے۔ جس میں آپ سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ سندھ گورنمنٹ کو ستیارتھ پرکاش پر سے پابندی ہٹا لینے کا مشورہ دیں تاکہ غیر مسلموں کو یقین ہو سکے۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے مفاد کی حفاظت کی جائیگی۔

نئی دہلی ۶ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فروری ۱۹۴۶ء سے لیکر دسمبر ۱۹۴۶ء تک اٹھارہ ہزار ہندو پناہ گزینوں کو ملایا سے ہندوستان پہنچایا گیا ہے۔

نئی دہلی ۶ جنوری:۔ ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کے چیئرمین نے بتایا ہے۔ کہ ۱۹۴۷ء میں بھی کپڑے کا راشن لازمی طور پر جاری رہیگا البتہ ۱۹۴۸ء میں اگر حالات بہتر ہو گئے تو شاید راشن اٹھا دیا جائے۔

پٹنہ ۶ جنوری۔ حکومت بہار نے پناہ گزینوں کی امداد کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے

لائلپور ۶ جنوری:۔ گندم دڑہ ۱۰/۵/۹ گندم فارم ۱۰/۱۴/۹ گڑ نیا -/۱/۲۱ تا -/-/۲۴ گھی دیسی -/۸/۱۹۳

لاہور ۶ جنوری:۔ سیکرٹری سول سپلائی پنجاب نے ایک بیان میں کہا۔ پنجاب میں اپریل تک غلہ کا کافی ذخیرہ موجود ہے اپریل میں فصل ربیع کاٹی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ گو بعض علاقوں میں گندم کی کمی ضرور ہے۔ لیکن یہ محض عارضی ہے

نئی دہلی ۶ جنوری۔ مسٹر ہنڈرسن نائب وزیر ہند اور ان کے رفقائے کار کے ساتھ آئی سی ایس اور انڈین پولیس سروس کو توڑ دینے اور سبکدوش ملازمین کو معاوضہ دینے کے سوال پر بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ اس سکیم کے سلسلے میں ایک ہزار آئی سی ایس اور چھ سو پولیس افسر ملازمت سے سبکدوش کر دیئے جائیں گے۔ عارضی حکومت کے اکثر ممبروں کا خیال ہے کہ ان افسروں کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے۔

لاہور ۶ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیرہ غازیخان نے ڈیرہ غازیخان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ کیونکہ پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں سخت کشمکش پائی جاتی ہے۔

سری نگر ۶ جنوری۔ آج سری نگر میں عام انتخابات کے سلسلے میں کچھ لوگوں نے ووٹروں کو پولنگ اسٹیشن پر جانے سے زبردستی روکنے کی کوشش کی نتیجہ لاری پر پتھر پھینکے گئے۔ پولیس نے پتھر پھینکنے والوں پر دو دفعہ لاٹھی چارج کیا۔ اور پانچ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے

واشنگٹن ۶ جنوری۔ آج امریکی سینیٹ اور کانگرس کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے صدر امریکہ مسٹر ٹرومین نے مزدوروں کے لئے چار نکات پر مشتمل ایک قانونی پروگرام پیش کرنے کے بعد ملک میں عام فوجی تربیت کی ضرورت پر زور دیا

لاہور ۶ جنوری حکومت پنجاب نے ماہنامہ "تربیت" دہلی سے ایک قابل اعتراض مضمون نقل کرنے کی بناء پر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔